نمونۂ کلام

اعلم العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ آقا السید سبط حسین نقوی جائسی رحمہ اللہ

نسیم گشت میں ہے بلبلوں کا پہرا ہے　　یہی سبب ہے کہ پھولوں کا رنگ ٹھہرا ہے
اک آہ بھری کس نے مرقد میں قیامت کی　　مٹی ابھر آئی ہے بیٹھی ہوئی تربت کی
اب آئے ہو بالیں پر حد ہوگئی غفلت کی　　جب ڈوب چکیں نبض بیمار محبت کی
صحرا میں بگولوں نے دل تھام لیا اپنا　　اف کہہ کے جو گرد اٹھی بیٹھی ہوئی تربت کی

منظور نظر حق کو از بسکہ تقابل تھا　　دونوں کی زمانے پر یوں فرض مودت کی
گر نام جپا جائے دنیا میں ید اللہ کا　　تسبیح پڑھی جائے خاتونِ قیامت کی

نگاہوں میں کھپے کیا خاک ساقی رنگِ میخانہ　　کہ چشم بے مروت کی طرح خالی ہے پیمانہ
نیاز و ناز میں ڈوبا ہوا ہے رنگِ میخانہ　　صراحی سر جھکائے ہاتھ پھیلائے ہے پیمانہ
ترے دست حنائی نے بنایا ایسا دیوانہ　　ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے اپنی جان پروانہ
پلا رندانِ میے آشام کو بھر بھر کے پیمانہ　　یہ کیسا بخل ساقی، پھول کو کانٹے میں تلوانا
دکھاکر جا چکی جب لیلئ شب نازِ جانانہ　　عروس صبح نے گھونگھٹ اٹھایا بے حجابانہ
صدا الحمد کی آتی ہے اوراقِ گل تر سے　　بنا ہے غنچہ غنچہ باغ کا تسبیح کا دانہ
یہ کون انگڑائیاں لے لے کے گذرا طور سے موسیٰ　　بقدر قوت دیدار دیکھا اور نہ پہچانا

بت بھی اس حسنِ خدا ساز پہ قرباں ہوجائے　　کافر آنکھوں کو جو دیکھے تو مسلماں ہوجائے
ہائے وہ زلف کو بکھرا کے کسی کا کہنا　　جس کو ہونا ہے پریشاں وہ پریشاں ہوجائے
جان لینا کہ ہوا ختم اسیر گیسو　　آپ سے آپ اگر زلف پریشاں ہوجائے

مکالمہ حضرت امیر المومنینؑ وفرزند رسولؐ حضرت امام حسینؑ

میں ہوں کونین میں شیرازہ بند عالم امکاں　　مرے ہاتھوں میں نظم عالم خلاق عادل ہے
ابوطالبؑ کا پیارا مفخرِ اولاد ہاشم ہوں　　میں ابن فاطمہ بنت اسد ہوں شیر کا دل ہے

پدر ہیں آپ کے گر شہر یار کشور بطحا
پدر میرا جہاں میں آپ سا سلطان عادل ہے
محمد کا جگر ہے شاہ خیبر گیر کا دل ہے
مری دریا دلی ہم صورت دامان ساحل ہے
اگر ماں آپ کی مسند نشین بزم عفت ہیں
تو صدر محفل تطہیر میری ماں کی منزل ہے
اگر بیت الولادۃ آپ کا مسجود عالم ہے
تو میری ماں کا دامن آپ کے سجدے کے قابل ہے

سوار دوش پیغمبرؐ ہیں بابا آپ بھی لیکن
مرے ہاتھوں میں باگیں بن گئیں زلفیں پیمبرؐ کی

ولی اللہ کے گھر میں دلہن یہ کون آئی ہے
فدا سو جان سے جس پر عروس پارسائی ہے
اگر ہے ساری دنیا مہر اے مخدومۂ عالم
تو وجہ اللہ کا چہرہ تمہاری رونمائی ہے
خدا کے واسطے اس کی خلافت میں نہ شک کرنا
نماز میت ختم الرسل جس نے پڑھائی ہے

ٹھیک اتری قامتِ حسنینؑ پر زرہ رسولؐ
آج تو چھوٹے بڑے دونوں برابر ہو گئے

تو شہا بحر امامت کا وہ گوہر نکلا
انبیا میں بھی نہ تیرا کوئی ہمسر نکلا
حد ہے بس اے پسر بنت رسول الثقلین
ناقہ بن کر تری ڈیوڑھی سے پیمبرؐ نکلا

جو دل پہ گذرتی ہے گذر جائے
ایسا نہ ہو چہرہ مرے قاتل کا اتر جائے
یوں منتظر دید کی پھرتی ہیں نگاہیں
جیسے کوئی دیوانہ اِدھر آئے اُدھر جائے
جس نے کبھی دنیا میں نہ دیکھی ہو کوئی راہ
وہ در سے تمہارے اگر اٹھّے تو کدھر جائے
جو تم پہ مرے وہ رہے تا حشر سلامت
جو غیر پہ دے جان نہ مرتا ہو تو مرجائے
آخری صنعتِ صناع ازل کے شہکار
رکھ دیا ہاتھ سے قدرت نے قلم تیرے بعد

نظم

بروفات حسرت آیات حضرت اعلم العلماء مولانا سید سبط حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ متوفی ۵/مارچ ۱۹۵۲ء

مطبوعہ اخبار سحاب لکھنؤ مئی ۱۹۵۲ء مصنفۂ مولانا سید علی اظہر عابدی صاحب اظہر سیفی فیض آبادی (مرحوم)

السلام اے صاحب فضل تمام
السلام اے ساکنِ دار السلام
السلام اے مالک جود و سخا
السلام اے سالِک راہ رضا
السلام اے ہادیٔ دینِ مبیں
السلام اے حاکم شرعِ متیں

عاشق وشیدائے شاہ مشرقین ۔۔۔ اصل معنوں میں تھا تو ''**سبط حسین**''
لا نہیں سکتا جہاں تیرا جواب ۔۔۔ یادگارِ حضرت غفراں مآبؒ
اعلم دوراں فقیہِ حق شناس ۔۔۔ تیرا ہر اک فعل تھا حکمت اساس
تیرے ایثار و کرم کی داستاں ۔۔۔ آج ہے احباب کے وردِ زباں
سادگی پر تیری رنگینی نثار ۔۔۔ فقر وفاقہ میں بھی شکر کردگار
اس قدر تھا تجھ کو ذوقِ بندگی ۔۔۔ گوشۂ عزلت میں کاٹی زندگی
مجتہد، واعظ، محدث اور خطیب ۔۔۔ حکمت یوناں کا ماہر اور طبیب
رہبر دیں اور مطیع پنجتنؑ ۔۔۔ جس پہ شاہد تیرے کردار حسن
اعلمیّت پیشِ ارباب نظر ۔۔۔ تیری ذاتِ خاص میں تھی منحصر
مجتہد کیا مجتہد گر تیری ذات ۔۔۔ چشمۂ حق تیری چشم التفات
موت سے تیری بپا کہرام ہے ۔۔۔ رونما اک انقلاب عام ہے
علم منطق گنگ حیراں فلسفہ ۔۔۔ ہو گیا بے سود علم ہندسہ
کیوں نہ بنیادِ قوافی ہو ضعیف ۔۔۔ اٹھ گیا دنیا سے جب اس کا ردیف
اک بیانِ غم معانی و بیاں ۔۔۔ بحر عرفاں توُ نہیں جو درمیاں
اب حدیث و فقہ کے محکم اصول ۔۔۔ کون بتلائے گا اے روحِ اصول
علم ہیئت بن گیا تصویر غم ۔۔۔ ہو گئی ''تصریح'' خود تفسیر غم
جب نہیں دنیا میں تجھ سا باکمال ۔۔۔ غیر پھر کیوں کر نہ ہو حال رجال
عازمِ نحوِ جناں اے خوش سیر ۔۔۔ عالم ہستی سے کی صرفِ نظر
عرش سے تا فرش ہے تیری ہی دھوم ۔۔۔ ماہر علم رمل، علم نجوم
فضل پر تیرے جہاں مفتون تھا ۔۔۔ علم طب میں صاحب قانون تھا
دلنشیں تھا تیرا انداز کلام ۔۔۔ تو وہ متکلم تھا اے عالی مقام
غم میں تیرے سینۂ تاریخ شق ۔۔۔ اے کتاب دہر کے زرّیں ورق
تیرے سجّادہ کو خالی دیکھ کر ۔۔۔ ہو گئی محراب طاعت خم کمر
مسجد و محراب و منبر نوحہ خواں ۔۔۔ درد میں ڈوبی موذن کی اذاں
کیوں نہ ہو اظہرؔ زمانہ سوگوار ۔۔۔ موتِ عالم جب ہے موتِ روزگار